# نیو یارک اسٹیٹ میں ایشیائی کمیونٹی

**تھامس پی ڈی نپولی** **نیو یارک اسٹیٹ کمپٹرولر**

رپورٹ 2016-9 فروری 2016

ایشیائی کمیونٹی نیو یارک اسٹیٹ میں سب سے تیز بڑھنے والا نسلی گروپ ہے۔ ایشیائی نسل کے نیو یارک کے باشندوں کی تعداد (18 لاکھ) 1990 کے بعد سے دو گنے سے زیادہ ہو گئی ہے، اور ایشیائی نسل کے لوگ 2014 میں اسٹیٹ کی آبادی کا 9 فیصد ہوگئے تھے۔ ایشیائی آبادی میں مہاجرین کی تعداد تقریباً دو تہائی ہے (جو کسی بھی نسلی گروپ سے زیادہ ہے)، جو عام آبادی میں مہاجرین کے حصے سے تقریباً تین گنا سے زیادہ ہے۔ 2000 اور 2014 کے درمیان اسٹیٹ کی آبادی میں ایشیائی کمیونٹی کی تعداد میں 87 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اگرچہ مجموعی طور پر کمیونٹی عام آبادی سے تھوڑا جوان ہے، مگر اس میں سب سے تیزی سے ترقی کرنے والا حصہ 65 سال اور اس سے زیادہ عمر کے لوگوں کا ہے، جن کی تعداد میں 2000 کے بعد سے تقریباً تین گنا اضافہ ہوا ہے۔

نیو یارک کی ایشیائی آبادی میں سب سے زیادہ چینی نسل کے لوگ ہیں (39 فیصد)، ان کے بعد ہندوستانی نسل کے لوگ ہیں (22 فیصد)۔ چار سب سے بڑی قومیتیں – چینی، ہندوستانی، فلپینی (7.6 فیصد) اور کوریائی (7.3 فیصد) – نیو یارک میں ایشیائی آبادی کا تین چوتھائی ہیں۔ 1990 سے، چینی آبادی میں سب سے زیادہ (430,000) اور ہندوستانی آبادی میں سب سے تیزی (188 فیصد) سے اضافہ ہوا ہے۔ ایشیائی آبادی میں کم حصے داری والی کچھ قومیتوں کی آبادی میں بھی کافی تیزی سے اضافہ ہوا ہے، جیسے برمی (یا میانمار کے لوگ)، بنگلہ دیشی اور پاکستانی۔

**کاؤنٹی کے لحاظ سے نیو یارک کی ایشیائی آبادی**

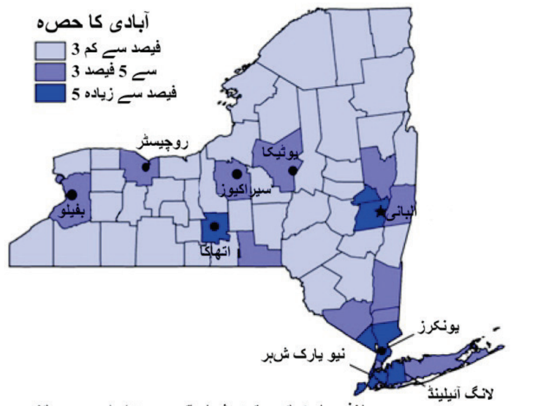


ماخذ: ریاستہائے متحدہ شماریاتی بیورو؛ او ایس سی جائزہ

زیادہ تر ایشیائی نسل کے نیو یارک کے باشندے (71 فیصد) نیو یارک شہر میں رہتے ہیں، اور 2014 میں شہر کی آبادی کا وہ 15 فیصد تھے۔ کچھ مضافات (مثلاً چائنا ٹاؤن، فلشنگ اور بے سائیڈ) میں، ان کی آبادی 40 فیصد سے زیادہ ہے۔ حالیہ عشروں میں، نیو یارک شہر کے علاوہ باقی اسٹیٹ میں بھی ایشیائی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ البانی، بفیلو، اتھاکا، روچیسٹر، سیراکیوز اور یوٹیکا میں خاصی ایشیائی آبادی ہے (نقشہ دیکھیں)۔ سب سے زیادہ ایشیائی نسل کے نیو یارک کے باشندوں کی تعداد والی دس کاؤنٹیاں کوینز (27 فیصد)، نیو یارک (14 فیصد)، کنگز (13 فیصد)، ٹامپکنز (12 فیصد)، نساؤ (10 فیصد)، رچمنڈ (9 فیصد)، راک لینڈ (7 فیصد)، ویسٹ چیسٹر (7 فیصد)، البانی (7 فیصد) اور سکینیکٹیڈی (6 فیصد) ہیں۔

2014 میں، 25 سال یا اس سے زیادہ عمر کی ایشیائی نسل کی نیو یارک کی آبادی میں 44 فیصد کے پاس بیچلر یا اس سے اونچی ڈگری تھی (جبکہ اسٹیٹ کا اوسط 35 فیصد ہے)۔ ریاستہائے متحدہ میں پیدا ہونے والے ایشیائی مہاجرین کی نسل میں حصول تعلیم اور بھی زیادہ ہے، ان میں دو تہائی سے زیادہ کے پاس بیچلر اور اس سے اونچی ڈگری ہے۔

ایشیائی نسل کے نیو یارک کے باشندوں میں 2014 میں بے روزگاری کی شرح اسٹیٹ کے اوسط کے مقابلے کم تھی اور ان کی اوسط گھریلو آمدنی تھوڑا زیادہ تھی ($58,800 کے ریاستی اوسط کے مقابلے $60,000)۔ زیادہ آمدنی والے پیشوں میں ایشیائی نسل کے نیو یارک کے باشندوں کی نمائندگی اچھی ہے، مثلاً دوا ساز (31 فیصد)، مالی تجزیہ کار (23 فیصد)، کمپیوٹر پروگرامر (23 فیصد)، ڈاکٹر اور سرجن (22 فیصد) اور اکاؤنٹینٹ (18 فیصد)، لیکن کم آمدنی والے کچھ پیشوں میں بھی ان کی اچھی خاصی موجودگی ہے، مثلاً ذاتی نگہداشت کی خدمات (58 فیصد)، ٹیکسی ڈرائیور (32 فیصد) اور کیشئر (15 فیصد)۔

## نیو یارک اسٹیٹ میں ایشیائی ملکیت والے کاروبار

نیو یارک اسٹیٹ میں ایشیائی ملکیت والے کاروبار کی تعداد 1997 اور 2012 کے درمیان 122,750 سے دو گنے سے زیادہ بڑھ کر 245,000 ہو گئی ہے (فیگر دیکھیں)۔ چینی اور ہندوستانی ملکیت والے کاروبار دو تہائی اضافے کے ذمہ دار تھے۔ نیو یارک اور ملک میں اکثر کاروبار کی طرح، ان میں سے اکثر چھوٹے کاروبار تھے۔ 2012 تک، ایشیائی ملکیت والے کاروبار اسٹیٹ کے سبھی کاروبار کا 12 فیصد تک پہنچ گئے تھے۔

**نیو یارک اسٹیٹ میں ایشیائی ملکیت والے کاروبار**

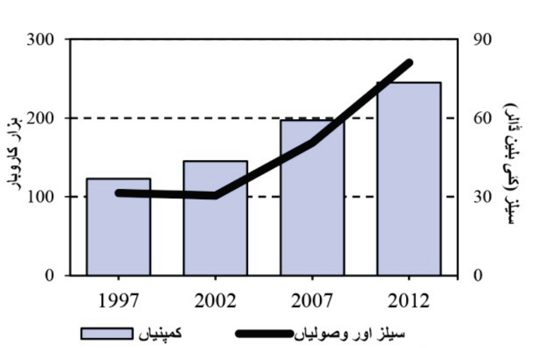


ماخذ: ریاستہائے متحدہ شماریاتی بیورو؛ او ایس سی جائزہ

ایشیائی ملکیت والے کاروباروں کی تعداد میں 2002 اور 2012 کے درمیان 69 فیصد کا اضافہ ہوا، جو دیگر سبھی کاروباروں سے کافی تیز شرح ہے (13 فیصد)۔ ترقی تعمیر، مالیات، تعلیم اور حمل و نقل میں بھی تیزی تھی۔

ایشیائی ملکیت والے کاروباروں کا کئی کاروباری سیکٹرز میں اہم حصہ تھا، مثلاً حمل و نقل (26 فیصد)، تھوک اور خردہ تجارت (16 فیصد)، ذاتی خدمات (15 فیصد)، آسائش اور ضیافت (14 فیصد)، تعمیر (12 فیصد)، کاروباری خدمات (9 فیصد)، مالیات (8 فیصد)، اور مینوفیکچرنگ (8 فیصد)۔

2012 میں، ایشیائی ملکیت والے کاروباروں نے $81 بلین سے زیادہ کی سیلز کی، جو پچھلے 10 سالوں سے 166 فیصد زیادہ ہے (فیگر دیکھیں)۔ اس کے بالمقابل، دیگر سبھی کاروبار میں اس وقفہ کے دوران صرف 24 فیصد کا اضافہ ہوا۔